خواتین کی تعلیم وتربیت میں ضلع چارسدہ کے دینی مدارس کا کردار

The Role of Deeni Madaris in women education in District Charsadda

ڈاکٹر محمد اکرام اللہ[i] سید علی شاہ[ii]

Abstract

This article clearly shows the role of Deeni Madaris in the education of women and literacy rate in district Charsadda.

Among 133 madaris of district Charsadda 55 are female madaris, which play an important role in increasing the education and literacy rate of female in district Charsadda. Because most of DeeniMadaris teach not only religious education but also traditional education, for which there are separate sections in these madaris.

The conclusions and outcomes of this research are:

1. *Female madaris teach the course provided them by WifaqulMadarisul Arabia, Multan for which matriculation is necessary, if a student is non matriculate then madaris itself teach up to matric.*
2. *Some madaris are also taking interest in technical education, for example madaris teach their students handicrafts (Dastakari), sewing and some other technical educations.*
3. *Most of bad customs are decreasing day by day as a result of these madaris.*
4. *Most of madaris manage programs for common women, schools, colleges and universities students to educate females religiously, for this purpose the role of JamiaIslamia and JamiaLughatul Quran is notable.*
5. ***Key words:*** *women education deeni Maddaris , Charsadda.*

[i] اسسٹنٹ پروفیسر،،ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک اینڈ تھیالوجی، جامعہ ہری پور

[ii] ایم فل سکالر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک اینڈ تھیالوجی، جامعہ ہری پور

اسلام نے علم کی اہمیت اوراس کی قدر وقیمت واضح انداز میں بیان کی ہے۔اس نے تعلیم کوانسان کی خواہ مرد ہوں یا عورت بہت سی ضرورتوں میں سے اولین اوربنیادی ضرورت قرار دیا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے بلا تفریق جنس اور امیر و غریب کے حصول علم کی تاکید کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

طلب العلم فريضة على كل مسلم[1]

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔"

قرآن مجید کی بہت سے آیتوں میں عورتوں کی تعلیم و تربیت کا ذکر موجود ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا[2]

"اے ایمان والو بچاو اپنی جان کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے۔"

علامہ آلوسیؒ اسی آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"اسی آیت سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ انسان پر خود بھی فرائض وواجبات کا سیکھنا ضروری ہے اور اہل وعیال کو بھی تعلیم دینا ضروری ہے[3]۔"

اگرچہ دور نبوی میں خواتین کے لیے دار ارقم یا صفہ جیسا کوئی باقاعدہ مدرسہ نہیں تھا لیکن اس کے باوجود عہد رسالت میں خواتین کی تعلیم کا اہتمام تھا چنانچہ بخاری کی ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول مرد تو آپ کی صحبت میں رہ کر احادیث سن لیتے ہیں۔آپ ﷺ ہمارے لیے بھی ایک دن مخصوص کرے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ہفتہ میں ایک دن مقرر فرمایا، جہاں وہ جمع ہوتیں اور آپ ان کو دین کی تعلیم دیا کرتے[4]۔

اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے حضرت ہشام ابن عروہ کا قول ہے:

مارأيت أحدا أعلم بالقرآن ولا بفريضة ولا بحلال ولابفقه ولا بشعر ولا بطب ولا بحديث العرب ولا نسب من عائشة[5]

"قرآن، فرائض، حلال وحرام، فقہ، شاعری، طب، عرب کی تاریخ اور نسب کا عالم حضرت عائشہ سے بڑھ کر میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔"

مدارس بنات کی ابتداء

جدید دور کے دینی مدارس میں بنات کا سب سے پہلا مدرسہ مغرب اقصیٰ کے شہر فاس[6] میں ۲۴۵ھ/۸۵۹ء میں قائم ہوا۔ یہ مدرسہ فاطمہ بنت عبداللہ فہریہ[7] نے بنایا تھا۔ جو آج بھی جامعہ قرویین[8] کے نام سے قائم ہے۔ اندلس کی مشہور عالمہ فاطمہ غالیمہ بنت محمد عورتوں کو تعلیم دیتی تھیں[9]۔

برصغیر میں مغل حکمرانوں[10] کے دور میں مردوں کے دینی مدارس کے ساتھ ساتھ بادشاہوں کی بیگمات نے خواتین کی مدارس قائم کی تھیں ان میں مدرسہ جہاں آراء، بیگم بنت شاہ جہاں اگرہ، مدرسہ تعلیم النسآء اور ان جیسے دوسرے مدارس شامل ہیں جن سے سیکڑوں خواتین عالمات جبکہ ہزاروں خواتین حافظات بنیں[11]۔

قیام پاکستان کے بعد مردوں کے ساتھ گھروں میں خواتین لڑکیوں کو قرآن مجید کی ناظرہ، ترجمہ اور ابتدائی علوم کی تعلیم دی جاتی تھیں بعد میں بنین کے مدارس کے ساتھ ساتھ عورتوں کی تعلیم کی ضرورت کے پیش نظر بنات مدارس قائم ہونے لگے۔ ۱۹۹۰ میں بنات کا امتحان بھی وفاق المدارس نے لینا شروع کیا[12]۔

عصر حاضر میں بنات کے مدارس میں اضافہ ہوتا جارہا ہے بلکہ یہ اضافہ بنین کے مقابلہ میں زیادہ ہے چنانچہ وفاق المدارس کے ۱۴۳۵ھ/۲۰۱۴ء کے درس نظامی کے سالانہ امتحان بنین مدارس کی تعداد (۳۲۴۸) اور اس کے مقابلے میں بنات مدارس کی تعداد (۳۶۲۸) تھی۔ اسی طرح اس امتحان میں شریک طلباء میں سے بنین کی تعداد (۷۳۶۵۱) تھی جبکہ اس کے مقابلے میں طالبات کی تعداد (۱۰۵۶۵۶) تھی۔ اسی طرح طلبہ کے مقابلے میں طالبات کی تعداد ۳۲۰۰۵ زیادہ ہے[13]۔

خواتین کی تعلیم وتربیت اور ضلع چارسدہ کے دینی مدارس

پاکستان کے دیگر علاقوں کی طرح ضلع چارسدہ میں بھی خواتین کی تعلیم وتربیت کے لیے دینی مدارس قائم ہیں ضلع چارسدہ میں اس وقت کل ۱۳۳ مدارس وفاق المدارس العربیہ ملتان کے ساتھ ملحق ہیں جن میں بنات کی مدارس کی تعداد ۵۵ ہے۔

ان مدارس کے سروے[14] کے دوران یہ بات مشاہدے میں آئی ہے کہ ان مدارس میں دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم پر بھی خاطر خواہ توجہ دی جارہی ہے۔ وفاق المدارس کے بنات کے

لیے جاری کردہ نیا چھ سالہ نصاب ایف۔اے سے لے کر ایم۔اے تاہے جس میں داخلے کے لیے میٹرک شرط ہے۔یہاں کے مدارس میں وفاق المدارس کا یہ نصاب رائج ہے[15]۔

وفاق المدارس کا یہ اقدام بچیوں کے لیے عصری تعلیم کی حوصلہ افزائی کرتی ہے اسی طرح جو طالبات میٹرک پاس نہ ہو۔اور وہ دینی علوم کے حصول کے خواہشمند ہوں تو ایسے طالبات کے لیے شعبہ بنات میں وفاق نے مدارس میں ثانویہ عامہ کے نام سے عصری مضامین پر مشتمل سہ سالہ نصاب تعلیم ترتیب دیا ہے۔ثانویہ عامہ (میٹرک) کے سال اول کے مضامین میں انگریزی، سائنس، ریاضی، اردو، اسلامیات اور مطالعہ پاکستان شامل ہیں۔یہ کورس حکومت پاکستان سے منظور شدہ ہے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی ویب سائٹ پر بنات کے لیے ترتیب دیا گیا کورس اور نصاب دیکھا جاسکتاہے۔اسی طرح ایسے طلبہ وطالبات جو ابھی مڈل پاس نہ ہوں ایسے طلبہ وطالبات کے لیے متوسطہ کے نام سے تین سالہ مڈل نصاب ترتیب دیا گیا ہے[16]۔

اگر تعلیمی لحاظ سے دیکھا جائے تو ضلع چارسدہ کی تعلیمی حالت کچھ بہت اچھی نہیں ہے۔یہ صوبہ خیبر پختونخواہ کے ۲۵ اضلاع میں شرح خواندگی کے لحاظ سے ستر ہویں نمبر پر ہے۔۱۱-۲۰۱۰ء کے سروے کے مطابق ضلع چارسدہ میں شرح خواندگی کا تناسب ۴۵ فیصد ہے مردوں کی شرح خواندگی ۴۷ فیصد جبکہ خواتین کی محض ۱۴ فیصد ہے[17]۔

ضلع چارسدہ میں اس وقت سینکڑوں سرکاری ونجی تعلیمی ادارے قائم ہیں۔ایک اندازے کے مطابق اس وقت لڑکیوں کے لیے قائم سکولوں میں پرائمری سکولوں کی تعداد ۴۳۴، مڈل سکولوں کی تعداد ۴۸، ہائی سکولوں کی تعداد ۳۳ جبکہ ۹ ہائیر سیکنڈری سکول قائم ہیں۔جبکہ ضلع کے مختلف علاقوں میں چار ڈگری کالج قائم ہیں۔ضلع چارسدہ میں پلوسہ کے مقام پر ایک یونیورسٹی باچاخان یونیورسٹی کے نام سے قائم ہے[18]۔

لیکن اتنے تعلیمی ادارے ہونے کے باوجود یہاں خواتین کی تعلیمی حالت ابتر ہے کیونکہ یہاں کے رواج کے مطابق اکثر لوگ اپنی بچیوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے کے حق میں نہیں ہیں۔ان حالات میں یہاں خواتین کی شرح خواندگی میں اضافے کے لیے دینی مدارس کا کردار مسلم ہے۔

ضلع چارسدہ ایک پسماندہ علاقہ ہے جو کہ اکثر دیہات پر مشتمل ہے جہاں خواتین کے لیے دیگر مسائل کے علاوہ ایک اہم مسئلہ یہ بھی ہے کہ اب تک اکثر لوگ عورتوں کی تعلیم کو معیوب سمجھتے ہیں۔ یہاں قائم بنات کے مدارس نے اس مسئلے کو کافی حد تک ختم کر دیا ہے۔ جہاں دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ بچیوں کو عصری تعلیم بھی دی جاتی ہے۔

مزید برآں اکثر مدارس میں عصری تعلیم کے لیے مستقل شعبے قائم کیے گئے ہیں۔ ضلع چارسدہ کے کل ملحق مدارس کا ۵۶ فیصد مدارس میں باقاعدہ طور پر دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ خواتین کو مناسب عصری تعلیم بھی دی جا رہی ہے۔ چارسدہ کے مدارس کے سروے سے حاصل شدہ اعداد وشمار کے مطابق اس وقت کل (۲۴۷۷۵) طالبات ان مدارس میں زیر تعلیم ہیں اسی طرح اساتذہ ومعلمات کی تعداد (۱۰۷۵)[19] ہے اکثر اساتذہ دینی علوم کے ساتھ ساتھ جدید تعلیم سے بھی آراستہ ہیں۔ جو اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہیں کہ دینی علوم کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم کی کتنی اہمیت وضرورت ہے۔

اس کے علاوہ بعض مدارس میں داخلے کے لیے عصری تعلیم لازمی شرط ہے جس سے خواتین کی تعلیم کی طرف رجحان بڑھ رہا ہےاس سلسلے میں جامعہ لغۃ القرآن کانگڑہ، دارلعلوم اسلامیہ چارسدہ، جامعہ مٹہ مغل خیل اور جامعہ دار الادب چارسدہ قابل ذکر ہے۔ یہ مدارس داخلے کے وقت تحریری ٹیسٹ لیتے ہیں۔ مدارس کا یہ اقدام بھی نہ صرف خواتین کی تعلیم کی اہمیت واضح کرتا ہے بلکہ بہت سے علوم دینیہ کے شائقین اپنے مقصد کے حصول کے لیے عصری اداروں کی جانب رخ بھی کر تے ہیں جس کے حوصلہ افزاء نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔

چارسدہ کے دینی مدارس کے فاضل علماء اور عالمات اپنے بیانات میں بھی لوگوں کو اپنی لڑکیوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنے کی ترغیب دے رہے ہیں جن کے مثبت اثرات ظاہر ہو رہے ہیں۔ اسی طرح تقریباً تمام علماء اور مدارس کے فضلاء اپنی بچیوں کو عصری تعلیم دلواتے ہیں جس سے عام لوگوں میں بھی اپنی بچیوں کی تعلیم کی طرف رجحان پیدا ہو رہا ہے۔

دینی مدارس میں ایک حوصلہ افزاء امر یہ بھی ہے کہ اب اکثر مدارس فنی تعلیم کی جانب توجہ دے رہے ہیں اگرچہ مدارس میں یہ شرح کافی کم ہے لیکن مستقبل میں توقع کی جارہی ہے کہ یہ شعبہ

اپنی اہمیت کے پیش نظر بہت جلد تمام مدارس میں مقبولیت حاصل کرے گا۔ چارسدہ کے مدارس بالخصوص خواتین کے مدارس میں اس جانب خاص توجہ دی جارہی ہے جن میں طالبات کو تعلیم کے علاوہ مختلف ہنر بھی سکھائے جاتے ہیں ان میں سلائی، دستکاری اور خواتین کے لیے مخصوص دوسرے ہنر شامل ہیں جن سے خواتین کو خود کفیل بنانے میں مدد ملی گی۔اس سلسلے میں جامعہ اسلامیہ الفریدیہ شبقدر، جامعہ لغۃ القرآن کانگڑہ، جامعہ دارالادب چارسدہ اور جامعہ محمدیہ کے خدمات قابل ذکر ہے[20]۔

ضلع چارسدہ میں رائج رسومات میں بعض ایسے ہیں جن میں خواتین کو تختہ مشق بنایا جاتارہاہے جن میں سورہ کی رسم، جہیز، خواتین کے خلاف گھریلو تشدد کے واقعات، لڑکیوں کی تعلیم کو معیوب سمجھنااور ان جیسے دیگر غیر شرعی اور ظالمانہ خود ساختہ قوانین شامل ہیں، یہاں کے دینی مدارس کی بدولت ایسے رسومات میں کافی حد تک کمی آچکی ہے جب کہ مستقبل میں اس کے مکمل خاتمے کی توقع کی جارہی ہے۔

معاشرے سے فحاشی وعریانی اور جرائم کی بیخ کنی کے لیے ضروری ہے کہ اولاد کی روز اوّل ہی سے تربیت کی جائے روئے حدیث ماں کی گود پہلا مدرسہ ہے اس لیے خواتین کی تربیت اسلامی تعلیمات کی روشنی میں کی جانے چاہئے ،چوں کہ مدارس سے براہ راست ایک مخصوص طبقہ فیض حاصل کررہاہے اس لیے دین اسلام کی تعلیمات کو عام خواتین تک پہنچانے کے لیے دینی مدارس میں اصلاحی مجالس کاانعقاد کیاجارہاہے جن میں علاقے کی عام خواتین اور سکول کالجز کی طالبات مدعو کیے جاتی ہیں تاکہ وہ بھی اسلامی تعلیمات سے بہرہ مند ہوسکے[21]۔

یہاں کے مدارس دینیہ کا خصوصی کردار خواتین میں مذہبی احیاء ہے کیوں کہ یہاں چارسدہ کے معاشرے میں مختلف قسم کے رسم و رواج سے ہر شعبہ ہائے زندگی متاثر ہوچکاہے۔ مثلاً شادی بیاہ، فوتگی، ختنہ، مہندی(رسم حناء) اور دوسرے مواقع پر خواتین کی شرکت اور دلچسپی نے یہاں کے معاشرے پر منفی اثرات مرتب کیے ہیں اسی طرح کے پروگراموں میں بے جافضول خرچیاں کی جاتی ہیں اور دوسری طرف مردوزن کی اختلاط سے بے حیائی عام ہورہی ہے۔ مدارس میں پڑھنے والی طالبات اور فاضلات اس طرح کے پروگراموں اور تقریبات سے حتی الوسع احتراز کرتی ہیں اسی طرح

مدارس میں پڑھنی والی طالبات پردے کا اہتمام کرتیں ہیں اور شریعت سے متصادم لباس اور بود و باش سے اجتناب کرتی ہیں جن سے بے حیائی کی روک تھام ہو رہی ہے جو معاشرے میں پھیلے ہوئے جرائم کی جڑ ہے۔

ضلع چارسدہ میں قائم بیشتر مدارس میں تعلیم و تعلم کے ساتھ ساتھ لائبریاں بھی قائم ہیں جن میں طالبات کے لیے مختلف موضوعات پر اصلاحی اور دوسرے تاریخی کتابوں کا ایک معتدبہ ذخیرہ موجود ہوتا ہے۔ جس سے طالبات اور عام خواتین مستفید ہوتی ہیں۔ سروے کے دوران معلوم ہوا کہ بنات مدارس میں قائم لائبریریوں میں زیادہ تر خواتین سے متعلق موضوعات پر کتابیں موجود ہیں[22]۔

ان مدارس سے تعلیم یافتہ عالمات و قاریات دینی مدارس کے علاوہ سرکاری و نجی تعلیمی اداروں میں خدمات سرانجام دے رہی ہیں اور اسی طرح دینی مدارس کی طالبات کے علاوہ دیگر تعلیمی اداروں کے طالبات بھی اسلامی تعلیمات سے روشناس ہوتی ہیں۔ تعلیمی اداروں میں مدارس فاضلات کے لیے ٹی ٹی، اے ٹی اور قاریہ کی اسامیاں ہوتی ہیں۔ ایک طرف یہاں کی خواتین کو باعزت روزگار ملتا ہے تو دوسری طرف یہاں کی بچیاں عصری علوم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم سے بھی بہرہ ور ہوتی ہیں۔

خلاصہ بحث

زیر نظر مضمون سے یہ حقیقت بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ ضلع چارسدہ کے دینی مدارس خواتین کی تعلیم و تربیت اور بالخصوص شرح خواندگی بڑھانے میں نمایاں کردار اداء کررہے ہیں کیونکہ اسلام میں مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین کی تعلیم کو بھی اہمیت دی گئی ہیں۔اور دینی علوم کی امین دینی مدارس یہ خدمت بحسن وخوبی انجام دے رہیں ہیں۔

ضلع چارسدہ میں قائم (۱۳۴) ملحق مدارس میں سے (۵۵) مدارس بنات کے ہیں جن میں خواتین کے خلاف امتیازی قوانین کے خاتمے کے علاوہ ان کی تعلیم و تربیت اور شرح خواندگی بڑھانے میں بھی کلیدی کردار اداء کیا ہے اور بے دینی کے ماحول کو بھی کم کرنے میں اہم کردار اداء کیا ہے۔ خواتین کی تعلیم و تربیت میں دینی مدارس کا کردار کو مختلف حوالوں سے مندرجہ ذیل نکات میں بیان کیا جاسکتا ہے:

1. ضلع چارسدہ میں لوگ جہاں اپنی بچیوں کو سکول نہیں جانے دیتے وہاں دینی مدارس ان بچیوں کو دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ عصری علوم سے آراستہ کر رہے ہیں۔
2. علماء اور عالمات اپنی تقاریر میں بچیوں کو دینی تعلیم کیساتھ ساتھ عصری علوم حاصل کرنے کی ترغیب دے رہے ہیں۔
3. یہاں پر بنات کے مدارس میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا نصاب پڑھایا جاتا ہے جس میں داخلہ لینے کے لیے میٹرک پاس ہونا شرط ہے اگر کوئی میٹرک پاس نہ ہو تو مدارس خود میٹرک کراتا ہے۔
4. بعض مدارس اب فنی تعلیم کی جانب توجہ دے رہے ہیں۔ مثلا بعض مدارس اب طالبات کو تعلیم کے ساتھ ساتھ ہنر بھی سکھاتے ہیں جن میں سلائی، دستکاری اور دوسرے مخصوص ہنر شامل ہیں۔
5. معاشرے میں رائج الوقت امتیازی رسومات جن میں خواتین کو تختہ مشق بنایا جاتا ہے ،ان مدارس کی بدولت کم ہو رہے ہیں۔
6. دینی مدارس کی طالبات کے علاوہ عام خواتین اور سکول، کالج اور یونیورسٹیز کی طالبات کو اسلامی تعلیمات سے روشناس کرانے کے لیے اکثر بنات مدارس اصلاحی مجالس کا انعقاد کر رہے ہیں اس سلسلے میں دارالعلوم اسلامیہ کی مجلس اصلاح النسآء اور جامعہ لغۃ القرآن کانگڑہ کی مجلس اصلاح النسآء الاسلام کا کردار قابل ذکر ہے۔
7. مدارس دینیہ کا خصوصی کردار خواتین میں مذہبی احیاء ہے۔
8. مدارس بنات میں لائبریریاں قائم ہیں جن میں طالبات کے لیے اصلاحی کتابیں موجود ہوتی ہیں۔
9. یہاں کی دینی مدارس کی بدولت ضلع بھر کے عصری اداروں کے طالبات دین اسلام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی طرف راغب ہو رہی ہیں اور وہ جدید تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی حاصل کر رہی ہیں۔ جو فتنہ کے اس دور میں تمام مسلمانوں بالخصوص خواتین کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔

حواشی وحوالہ جات

1 ابن ماجہ،ابوعبداللہ محمد،حافظ،ابن ماجہ،باب فضل العلماءوالحث علیٰ طلب العلم۱:۸۱،دارالکتب العلمیہ ،بیروت،(س۔ن)

2 سورۃ تحریم۶۶: ۶

3 الآلوسی،شہاب الدین،سید محمود،علامہ،روح المعانی۱۱: ۱۵۶،مکتبہ امدادیہ،ملتان،(س۔ن)

4امام بخاری،اَبُوعبداللہ محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری۱: ۲۰،قدیمی کتب خانہ،کراچی،(س۔ن)

5 ابونعیم،حلیۃ الاولیاءوطبقات الاصفیاء۲: ۴۹،دارالکتب العلمیہ،بیروت،(س۔ن)۔۔۔محمد بن سعد،طبقات ابن سعد،ذکر من کان یفتی فی المدینۃ ویقتدی بہ،تذکرہ عائشہ زوج النبیﷺ۴: ۳۸۴،نفیس اکیڈمی،اردو بازار لاہور،(س۔ن)

6 فاس مراکش کاپراناتاریخی شہر ہے یہ مراکش کا تیسرا بڑاشہر ہے۔۲۰۰۴ء کی مردم وشماری کے مطابق یہاں کی آبادی۹۴۶۸۱۵ہے اور شہر کی بنیادادریس اوّل نے۷۸۹ءمیں رکھی۔

7 آپ محمدالفہری نامی ایک دولت مند تاجر کی صاحبزادی ہے۔آپ نے والد کی طرف سے ملنے والے وراثت پر مسجد ومدرسہ قروبین کی بنیادڈالی۔۲۶۵ھ/۱۸۰ءمیں وفات ہوئی۔

8 جامعہ قروبین مراکش کے شہر فاس میں واقع ایک قدیم اسلامی یونیورسٹی ہے۸۵۹ءمیں قائم ہونے والی یہ جامعہ مسلم دنیاکے اہم تعلیمی مرکزہے گنیز بک آف ورلڈریکارڈ کے مطابق یہ دنیاکاسب سے قدیم ادارہ ہے۔

9 *www.wikipedia..Com/jamiaqarweeien*

10 مغلیہ سلطنت ۱۵۲۶ءسے۱۸۵۷ءتک برصغیر پر حکومت کرنے والی ایک مسلم سلطنت تھی۔جس کی بنیاد ظہیرالدین بابرنے ۱۵۲۶ءمیں پہلی پانی پت لڑائی میں ابراہیم لودھی کو شکست دیکر رکھی تھی اس حکومت کا خاتمہ جنگ آزادی میں ناکامی کے ساتھ ہوااس کاآخر بادشاہ بہادر شاہ ظفر تھے۔

11 ندوی،ابوالحسنات،ہندوستان کی قدیم اسلامی درسگاہیں: ۱۱۲،الاشاعت اردو بازار،لاہور،(س۔ن)

12 جالندہری،حنیف،مولانا،دینی مدارس کا مقدمہ: ۱۸۰،بیت السلام پبلشر،کراچی،(س۔ن)

13 ماہنامہ وفاق المدارس،جلد: ۱۱،شمارہ۸:-۹،ص: ۶۴،ملتان،(س۔ن)

14 یہ تفصیل مقالہ نگار کے مقالہ میں دیکھئے: "ضلع چارسدہ میں قائم بنین وبنات کے دینی مدارس: تعارف اور خدمات"،شعبہ علوم اسلامیہ ودینیہ،جامعہ ہری پور،سن ۲۰۱۶،جس میں ۱۳۳دینی مدارس کا سروے کیا گیا۔

15نفس مصدر

16 دیکھئے وفاق المدارس کاویب سائٹ:
www.wifaqulmadaris.org, Accessed date: 24/9/15

17 مزید تفصیل کے لیے وزٹ کریں:

www.kpece.gov.pk Accessed : 24/9/15

18دیکھیے:

Annual Statistical Report Government Schools 2014-15,P/57: www.kpece.gov.pk

19 ایم فل مقالہ، ضلع چارسدہ میں قائم بنین وبنات کے دینی مدارس: تعارف اور خدمات، سروے رپورٹ: ٦٥

20نفس مصدر

21 ایم فل مقالہ، ضلع چارسدہ میں قائم بنین وبنات کے دینی مدارس: تعارف اور خدمات، سروے رپورٹ: ٦٥

22نفس مصدر